36567-قربانی کرنے والا کس چیز سے اجتناب کرے

سوال

کیا قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے بال اور ناخن کاٹنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب کوئی شخص قربانی کرنا چاہے اور چاند نظر آنے یا ذی القعدہ کے تیس دن پورے ہونے کی بنا پر ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہوجائے تو قربانی ذبح کرنے تک اس کے لیے اپنے بال اور ناخن یا جلد وغیرہ سے کچھ کاٹنا حرام ہے ۔

اس کی دلیل مندجہ ذیل حدیث ہے ۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو۔

اورایک روایت کے الفاظ ہیں :

جب عشرہ (ذی الحجہ) شروع ہوجائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے) مسند احمد اور صحیح مسلم ۔

اورایک روایت کے الفاظ ہیں :

توقربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے ۔

اورایک روایت کے الفاظ ہیں :

تووہ اپنے بال اور جلد میں سے کچھ بھی نہ لے ۔

اور جب کوئی شخص عشرہ ذی الحجہ کے دوران قربانی کرنے کی نیت کرے تو اسے اپنی نیت کے وقت سے ہی بال اور ناخن کٹوانے سے رک جانا چاہیے ، اور اس نے قربانی کرنے کی نیت سے قبل جو کچھ کاٹا ہے اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا ۔

اس ممانعت میں حکمت یہ ہے کہ جب قربانی کرنے والا شخص قربانی کرکے اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کے لیے حاجی کے بعض اعمال میں شریک ہوا تو بال اور ناخن وغیرہ نہ کٹوانے سے رکنے کے ساتھ احرام کے بعض خصائص میں بھی شریک ہوگیا ۔

اور یہ حکم یعنی بال اور ناخن وغیرہ نہ کٹوانے کا حکم صرف قربانی کرنے والے کے ساتھ ہی خاص ہے، اور جس کی جانب سے قربانی کی جارہی ہے وہ اس سے تعلق نہیں رکھتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اور تم میں سے کوئی قربانی کرنے کا ارادہ کرے تو)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ : یا جس کی جانب سے قربانی کی جارہی ہو، اور اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں کہ آپ نے انہیں بال وغیرہ کٹوانے سے منع فرمایا ہو۔

تو اس بنا پر قربانی کرنے والے کے اہل وعیال کے لیے عشرہ ذی الحجہ میں بال، ناخن وغیرہ کٹوانے جائز ہیں ۔

اور جب قربانی کرنے کا اراہ رکھنے والا عشرہ ذی الحجہ میں اپنے بال، ناخن یا اپنی جلد سے کچھ کاٹ لے تو اسے اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرنی چاہیے اور آئندہ وہ ایسا کام نہ کرے، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ اس کے لیے قربانی کرنے میں مانع ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اس سے قربانی میں ممانعت پیدا ہوجاتی ہے ۔

اور اگر کسی شخص نے بھول کر یا جہالت میں بال وغیرہ کٹوا لیے یا اس کے بال بغیر قصد وارادہ کے گر گئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اور اگر اسے اتارنے کی ضرورت پیش آجائے تو اسے کاٹنے میں کوئی گناہ اور حرج نہیں ہوگا مثلا کسی کا ناخن ٹوٹ جائے اور اسے ٹوٹا ہوا ناخن تکلیف دیتا ہو تو اس کے لیے کاٹنا جائز ہے، اور اسی طرح اگر اس کے بال آنکھوں میں پڑنے لگیں تو اس کے لیے اسے زائل کردے، یا اسے کسی زخم کے علاج کے لیے بال کٹوانے کی ضرورت ہو تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔ ۔